حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شملہ میں

شملہ ۵ جولائی۔ کل آٹھ بجے صبح سے شروع ہو کر ۳ بجے تک سخت بارش رہی۔ اس لئے باوجود ارادہ اور کوشش کے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نماز جمعہ کے لئے جہاں انجمن احمدیہ شملہ نماز پڑھتی ہے۔ تشریف نہ لیجا سکے۔ صبح نو بجے کے قریب مفتی محمد صادق صاحب اور خانصاحب ذوالفقار علی صاحب حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت مشورہ کیلئے پہنچ گئے۔ اور حضور ۱ بجے تک مشورہ فرماتے رہے۔ کیونکہ جمعہ کے بعد ملک فیروز خاں صاحب نون کی دعوت پر آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں تشریف لیجانا تھا۔ اور وہاں مسلمانوں کے حقوق کے تصفیہ کے متعلق مسلمان لیڈران کا اجتماع تھا۔ نماز جمعہ حضور نے کوٹھی میں ہی پڑھائی۔ بعد نماز جمعہ حضور معہ مفتی صاحب۔ خانصاحب اور درد صاحب کانفرنس میں تشریف لیگئے۔ اور تین چار دفعہ تقریر کی۔ رات کو حضرت ۱۰ ½ بجے کے قریب تشریف لائے اور

مدینۃ المسیح

۷ جولائی۔ بعد از نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر فرمائی۔
مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ بعارضہ تپ محرقہ سخت بیمار ہیں۔ نیز مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا لڑکا عزیز اقبال احمد عرصہ سے بیمار ہے۔ اب بیماری زیادہ تشویشناک ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری۔ مولوی محمد یار صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب بوتالوی رندھیر ننگل ضلع سیالکوٹ میں کامیاب مناظرہ کرنے کے بعد واپس آگئے۔ اور ۹ جولائی مولوی اللہ دتا صاحب قادیان سے اور مولوی عبد الغفور صاحب علاقہ لائل پور سے جتوئی ضلع مظفر گڑھ میں مناظرہ کے لئے بھیجے گئے۔
مستری فضل الدین صاحب محلہ دار الرحمت ۸ جولائی فوت ہو گئے۔ دعا مغفرت کی جائے۔

امریکہ میں مخلص احمدی جماعتیں

Cincinnati اور واشنگٹن میں بہت مخلص جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ یہاں دو سو پچاس کے قریب نو مسلم ہیں۔ اور ایک وسیع عمارت دو سو ڈالر ماہوار پر لی ہوئی ہے۔ نو مسلموں نے مجھے نیا فرنیچر Radio اور ٹائپ رائیٹر خرید دیا ہے اور میری بہت خدمت کرتے ہیں۔ احمد مقام سنسناٹی میں کام چلا رہا ہے۔ یہاں رہنے کو میرا جی چاہتا ہے۔ کیونکہ اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے۔ لیکن والدین واپس آنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ بہر حال میں وہی کرونگا جس میں والدین کی رضا ہو۔ استخارہ بھی کرتا ہوں۔ امید ہے۔ اللہ تعالےٰ نے عقدہ حل کر دے گا۔ یہاں سے ایک نو مسلم انڈیاپلیس گیا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو مسلمان بنا رہا ہے۔ خاکسار محمد یوسف خاں۔

تشخیص آمد کے فارم جلد مکمل کر کے ارسال کئے جائیں

جولائی کے آخر تک تمام جماعتوں کی تشخیص آمدنی ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جولائی کے آخر میں مکمل رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کرنا ہے۔ تاکہ حضور چندہ خاص کے متعلق فیصلہ فرمائیں۔ کہ آیا اس کی ضرورت ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے تو کس قدر۔ اس لئے خصوصیت سے والنٹیر صاحبان اور عہدیداران جماعت سے عرض ہے۔ کہ وہ اس کام کو ختم کرنیکی سعی فرمائیں۔ اور ساتھ ہی عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ بھی تشخیص اور تجویز کے ساتھ اپنے چندوں کی اضافہ فرمائیں جماعت ہائے احمدیہ کھوکھر۔ ڈنگہ۔ ہیلاں مونگ کی تشخیص کے لئے میاں خاں صاحب پنڈی بہاء الدین کو مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کئی دفعہ اس کام کی تکمیل کے لئے جا چکے ہیں لیکن اب تک فارم مکمل نہیں ہوئے۔ احباب اپنے بجٹ جلد طیار کرائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اعلان

منشی محمد الدین صاحب کارکن بہشتی مقبرہ کو علاقہ پٹیالہ۔ سنور اور ہوشیارپور میں سلسلہ کے ضروری کاموں کی سرانجام دہی کے لئے دورہ پر بھیجا جا رہا ہے۔ اس علاقہ کے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کے کام میں ہر طرح امداد دیں۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان۔

تعلیم دین سے واقف اصحاب کی ضرورت

بعض جماعتوں کی تربیت کے لئے ایسے اصحاب کی ضرورت ہے جو کم از کم دو۔ تین ماہ اپنے آپ کو اس غرض کے لئے فارغ کر سکیں۔ نماز اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتے ہوں۔ اگر حدیث کی کوئی کتاب پڑھی ہو۔ تو وہ بھی پڑھا سکیں۔ دوست اپنے ناموں سے دفتر تعلیم و تربیت کو مطلع فرمائیں۔ نیز یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ کس وقت سے وہ فارغ ہو سکتے ہیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تا جہاں باشد تو باشی تا جہاں ماند بماں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ٹریبیون کی غلط خبر سے متاثر ہو کر مولانا غلام احمد صاحب اختر اوچ نے حسب ذیل اشعار کہے۔

فخرِ عالم میرزا محمود احمد زندہ باش — جانِ جانم میرزا محمود احمد زندہ باش

بر ملائک آدمِ اول بذاتت ناز داشت — فخرِ عالم میرزا محمود احمد زندہ باش

آدمِ ثانی بالہامِ الٰہی از تو راند — نفسِ محکم میرزا محمود احمد زندہ باش

جسمِ پاکت چیست ہا الحق صورتِ جانِ جہاں — شد مجسم میرزا محمود احمد زندہ باش

جانِ ایمان عشق تو کاندر ز جاناں در تنت — فاش دیدم میرزا محمود احمد زندہ باش

با محمدؐ از مقامت داد رب العالمین — وعدِ محکم میرزا محمود احمد زندہ باش

باکفِ خود دشمنانت زہرِ نا انسانیت — خوردہ ہیہم میرزا محمود احمد زندہ باش

جانِ نورانیِ تو با جسمِ روحانیِ تو — ہست توأم میرزا محمود احمد زندہ باش

کوکبِ دری ! باین مشکوٰۃ تو مصباح نو — باد باہم میرزا محمود احمد زندہ باش

شمعِ طوری و شعاعت جان ما ایمان ما — شیخِ ملہم میرزا محمود احمد زندہ باش

اختر سعدت بہ بزم اختراں خورشید باد

نورِ عالم میرزا محمود احمد زندہ باش،

علاقہ سندھ کیلئے مبلغ

علاقہ سندھ کے لئے ۵- جولائی سے میر مرید احمد صاحب سندھی کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ جو ۱۲- جولائی تک اپنے علاقہ میں پہونچ کر کام شروع کر دیں گے۔ امید کہ جماعتیں اُن سے تعاون کر کے ان کے کام میں ہر طرح سہولت بہم پہونچانے کی کوشش کریں گی۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ وزیرآباد کا جلسہ

۲۸- جون ۱۹۳۰ء ہمارے جلسہ کی پہلی تاریخ تھی ۲ بجے شام تک جلسہ گاہ کے متعلق اطمینان تھا۔ مگر عین سٹیج کی تیاری کے وقت شیخ نیاز احمد صاحب نے غیر مبایع مبلغین اور کانگریسی اصحاب کی چیرہ دستیوں کے مشاہدہ سے اپنی مسجد میں جلسہ کرنے سے روک دیا۔ تاہم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے ختم نبوت پر ایک بجے رات تک غیر احمدی مولوی اور غیر مبایع امام مسجد سے گفتگو کرتے رہے۔

۲۹- جون جلسہ کا انعقاد ہوا۔ حسب پروگرام پہلی تقریر مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر چھ بجے شام سے ساڑھے سات بجے شام تک ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک خاکسار نے بھی اپنے خیالات متعلق کانگریس کا اظہار کیا۔ شام اور عشا کی نماز جمع کی گئی۔ اور نو بجے شام مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریر "ضرورت مذہب" پر نہایت شرح و بسط سے کی۔ دوران تقریر میں مولوی صاحب نے دورِ حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ضرورت مذہب کی اہمیت واضح کی۔ پبلک پر اچھا اثر ہوا ۳۰- جون کو پہلی تقریر مولوی غلام رسول صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات اور اُن کے جوابات پر ہوئی۔ مولوی صاحب نے بابو حبیب اللہ صاحب کلرک کی ۲۹- جون کی تقریر کے مفصل جوابات دیئے۔ دوسری تقریر مولوی غلام احمد صاحب نے اسلام و سیاست پر کی جس میں کانگریس کے طریق کار کا اسلامی طریق کے خلاف ہونا واضح کیا۔ اور قریباً ۱۲ بجے رات بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

ہمارے جلسہ کے خلاف غیر احمدیوں۔ کانگریسیوں۔ اور غیر مبایعین نے ایڑی سے چوٹی تک کوشش کی۔ کانگریسیوں نے منادی کر دی۔ مولوی عصمت اللہ صاحب مبلغ غیر مبایع سے ۳۰- جون اتحاد ہندو مسلم پر کانگریس کی سٹیج پر تقریر کرائی۔ اور مولوی صاحب نے وید اور قرآن مجید کی آیات اتحاد کی تائید میں پیش کیں۔ مگر بابو حبیب اللہ صاحب کلرک کے اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیا۔ گو ہمارے جلسہ میں پبلک کی حاضری بوجہ مخالفت زیادہ نہ تھی۔ مگر سنجیدہ۔ متین۔ اور سمجھ دار لوگ خاصی تعداد میں تھے۔ خداوند تعالےٰ کے فضل سے وہ بہت اچھا اثر لے کر گئے۔

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول از وزیرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

گول میز کانفرنس اور مسلمان

اگرچہ اصل سائمن رپورٹ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی سفارشات عام طور پر اس قدر مایوس کن نہیں۔ کہ انہیں قابل توجہ ہی نہ سمجھا جائے۔ لیکن جو خلاصہ پبلک کے سامنے آیا ہے۔ اس سے چونکہ رپورٹ کا اصل مفہوم سامنے نہیں آتا۔ اور اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے سب سے اعلیٰ حاکموں کو کلی اختیارات تفویض کر کے ایک ہاتھ سے دینے اور دوسرے ہاتھ سے لینے کی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اہل ہند کے ہر طبقہ میں رپورٹ کے خلاف ناپسندیدگی کا جذبہ پیدا ہوتا۔ اور مختلف طریقوں سے اس کا اظہار کیا جاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس میں اس درجہ شدت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ خود گورنمنٹ ہند کو اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ حکومت ہند نے وہ برقی پیغام جو ہندوستان کی ۲۸ جون تک کی صورت حالات کے متعلق وزیر ہند کو ارسال کیا۔ اس میں لکھا ہے۔

"کمیشن کی رپورٹ کی دوسری جلد کو عملی طور پر تمام ہندوستانی حلقوں میں غیر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ اور تجاویز کو ناکافی قرار دے کر ان کی عام مذمت کی گئی ہے"۔

اہل ہند کی اس غیر پسندیدگی اور عام مذمت کے مقابلہ میں تدبر اور فرزانگی کا تقاضا تھا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ دلداری اور اطمینان دہی کی کوئی صورت اختیار کرتی۔ چنانچہ جوں جوں ہندوستان میں سائمن سفارشات کے خلاف ناراضی کا جذبہ بڑھتا گیا۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں ہلچل پیدا ہوتی گئی۔ اور اس قسم کی خبریں شائع ہونے لگیں۔ جن میں گول میز کانفرنس کی اہمیت اور اس کے اختیارات کی تشریح کی گئی چنانچہ پہلے یہ مجمل سی خبر شائع ہوئی۔ کہ "وزیر اعظم۔ مسٹر ویجوڈ بین وزیر ہند اور دوسری جماعتوں کے رہنماؤں نے مسئلہ ہند کے متعلق ایک کانفرنس کی جس میں آئندہ ہونے والے اعلان کی شرائط پر متفقہ فیصلہ ہو گیا۔ تو زبردست افواہیں پھیل رہی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس اعلان کی اہم شرط یہ ہوگی۔ کہ گول میز کانفرنس کامل طور پر آزاد ہوگی۔ اور اس کے حدود اختیارات پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جائیں گی۔ اور وزارت اخلاقی طور پر پابند ہوگی۔ کہ کانفرنس کی اکثریت کے فیصلہ کی حمایت کرے"۔

اب اس بارے میں جو سرکاری اعلان شائع ہوا ہے اس میں واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے۔ کہ۔

"گول میز کانفرنس کی خصوصیت ہے۔ کہ یہ آزاد کانفرنس ہوگی۔ اور اس حیثیت سے وہ نہ صرف سائمن کمیٹی اور مرکزی سائمن کمیٹی کی رپورٹوں پر بحث کرے گی۔ بلکہ کوئی اور سکیم بھی جو وہ مناسب خیال کرے پیش کر سکے گی۔ حکومت اس کانفرنس کے روبرو کوئی تجاویز پیش نہیں کرے گی۔ اور صاف اور کھلا دل لے کر اس میں شریک ہوگی"۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ

"یہ کہنا کہ سائمن رپورٹ اب کالعدم ہو گئی ہے مضحکہ انگیز ہے۔ یہ اہم سرکاری حیثیت اور بڑی قدر و قیمت کی دستاویز ہے۔ اور اس وقت ہندوستان کی سیاسی حالت کے مسئلہ کا ایک ایسا تعمیری حل ہے۔ جس سے بہتر ہمارے پاس اور کوئی حل موجود نہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک رپورٹ خواہ کتنی ہی سرکاری حیثیت یا قدر و قیمت رکھتی ہو۔ آخر محض رپورٹ ہی ہوتی ہے۔ اور کسی حالت میں حکومت یا پارلیمنٹ کا فیصلہ نہیں کہلا سکتی"۔

اس بیان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کلیتہً گول میز کانفرنس کے ہاتھ میں ہے۔ اس کانفرنس کو نہ صرف سائمن رپورٹ پر آزادانہ بحث و تمحیص کا حق حاصل ہوگا۔ بلکہ وہ خود بھی اگر کوئی نئی سکیم مناسب سمجھے گی۔ تو پیش کر سکے گی۔ اور وزارت اس فیصلہ کی حمایت کرے گی۔ جو گول میز کانفرنس کی اکثریت کرے گی۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کو اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے گول میز کانفرنس میں اپنے نمائندے بھیجنے کے متعلق کس قدر غور و خوض اور حزم و احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور وہ نمائندے کیسی قابلیت اور لیاقت کے ہونے چاہئیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے سائمن سفارشات کے شائع ہونے سے قبل ہی مسلمانان ہند کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور نہایت وضاحت کے ساتھ گول میز کانفرنس کی اہمیت ظاہر کرتے ہوئے اس کے لئے انتخاب نمائندگان کا طریق بھی بتایا تھا۔ اب وقت ہے۔ کہ مسلمان اس کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے حقوق و مطالبات کے حصول کے لئے گول میز کانفرنس میں اپنی نمائندگی کا جو بہتر سے بہتر انتظام کر سکتے ہیں کریں۔ اب اگر سستی اور کوتاہی سے کام لیا گیا۔ تو اس قدر نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جس کا اس وقت اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اس موقعہ پر ہم ان اصحاب سے جنہیں مسلمانوں کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کانفرنس میں شریک ہونے کا موقعہ ملے۔ یہ گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پیش نظر محض قوم کے مفاد اور اس کے حقوق ہونے چاہئیں انہیں قوم کے مشورہ اور رائے کے ماتحت اس کانفرنس میں کام کرنا چاہیئے۔ اور اپنا آرام و آسائش قربان کر کے اس قابلیت اور اس خوبی سے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ کہ کانفرنس کی اکثریت کے لئے مسلمانوں کے ضروری اور اہم حقوق کی تائید کرنے کے سوا چارہ نہ رہے۔

بے شک مسلمان نمائندے دوسروں کے مقابلہ میں تھوڑے ہوں گے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ کانفرنس کی اکثریت جو فیصلہ کرے گی۔ اسی کو وقعت حاصل ہوگی۔ لیکن اگر مسلمانوں کے نمائندے قابلیت کے ساتھ مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات پیش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ معقولیت پسند اور منصف مزاج اصحاب ان کی تائید نہ کریں۔ لیکن اگر انہیں دوسرے اہل غرض لوگوں کی تائید حاصل نہ ہوگی۔ تو دنیا اس بے انصافی اور حق تلفی سے ضرور آگاہ ہو جائے گی۔ جو خدانخواستہ مسلمانوں سے کی جائے گی۔

مسلمانوں کے مطالبات گورنمنٹ سے

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے اپنے حال کے اجلاس منعقدہ شملہ میں جو قراردادیں منظور کی ہیں۔ اور جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہیں۔ نہایت ضروری اور اہم ہیں۔ اور ان میں وہ سب امور آ گئے ہیں جن سے سائمن کمیشن نے اپنی سفارشات میں نہ صرف اغماض برتا۔ بلکہ انہیں مسلمانوں کے لئے نقصان رساں صورت میں پیش کیا۔ گورنمنٹ ہند کو نہ صرف خود مسلمانوں کے ان مطالبات کے متعلق پوری طرح ہمدردانہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ بلکہ اپنا سارا اثر

صرف کرکے حکومت برطانیہ کو بھی ان کے منظور کرنے پر آمادہ کرنا چاہیئے۔

گورنمنٹ صفائی کے ساتھ اعتراف کر چکی ہے۔ کہ مسلمان بحیثیت قوم موجودہ شورش سے علیحدہ ہیں۔ کیونکہ وہ آئینی طور پر اپنے مطالبات اور حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بالکل صحیح بات ہے۔ لیکن اگر گورنمنٹ نے اپنے طریق عمل سے یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ آئین پسندوں کی نسبت قانون شکنوں کی زیادہ پرواہ کرتی ہے۔ تو اس کا مسلمانوں پر نہایت ناگوار اثر ہوگا۔

ریاست کشمیر میں دختر کشی کا انسداد

ہندوازم نے ہندوستان کو تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے اس قدر گرا رکھا ہے۔ کہ اگر تمام قوتیں صرف سوشل اصلاح میں ہی لگ جائیں۔ تو بھی اصلاحِ حال کے لئے سالہا سال درکار ہیں۔ تاہم ہر وہ کوشش جو اس ضمن میں کی جاتی ہے۔ ہر بہی خواہ وطن کے نزدیک قابل تعریف ہے۔ حال میں مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر نے اپنی ریاست میں دختر کشی کی مذموم اور قبیح رسم کو مٹانے کے لئے جو حکم نافذ کیا ہے۔ وہ بے حد قابل ستائش ہے۔ اور کشمیر کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف میں ثبت رہے گا۔ آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر اس راجپوت کو جو لڑکی کی پرورش کرے گا۔ بطور انعام کچھ اراضی عطا کی جائے گی۔ یہ ترغیب بھی آپ کی دانشمندی کی عمدہ مثال ہے۔ تمدن و معاشرت میں اصلاح کرنے کے لئے عوام کو ان کے صدیوں کے رسوم و رواجات ترک کرانے کے لئے قوت و طاقت کے مظاہرہ سے ایسی ترغیب و تحریص بدرجہا بہتر ہوتی ہے

اسلام نے دختر کشی کو ایک نہایت ہی مذموم فعل قرار دیکر اس کا انسداد کیا ہے۔ اور دنیا پر منجملہ دیگر احسانات کے اسلام کا یہ بھی بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے دختر کشی کے شرمناک ظلم سے روکا۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ دنیا کے وہ کونے جو علم و تہذیب کی روشنی سے بڑی حد تک محروم ہیں وہاں سے بھی یہ ظلم مٹ رہا ہے۔

تحریک کانگرس اسلامی نقطہ نگاہ سے

اخبار "سچ" کے ایڈیٹر مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی جو ایک پکے عدم تعاونی اور سیاسی آدمی ہیں۔ اپنے ۲۰ جون کے پرچہ میں ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایک کرمفرما کا استفسار ہے۔ کہ سنہ ۲۰-۲۱-۲۲ کی تحریک خلافت ترک موالات اور موجودہ جنگ آزادی میں اسلامی حیثیت سے کیا فرق اور کیا نسبت ہے؟ مختصر دو حرفی جواب یہ ہے۔ کہ سنہ ۲۰ء اور سنہ ۳۰ء میں وہی فرق ہے جو کہ "اللہ اکبر" اور "انقلاب زندہ باد" میں ہے۔ اس وقت غیر مسلموں کی زبان پر بے تکلف نعرہ تکبیر جاری ہوگیا تھا۔ اور سکھ اور سناتن دھرمی تو الگ رہے۔ آریہ سماجی تک اللہ کی بڑائی اور کبریائی کی گواہی دینے لگے تھے۔ آج خود مسلمانوں کی زبانیں اللہ اکبر بھول گئی ہیں"۔

یہ ایک مسلمہ اصول ہے۔ کہ انسان جس تحریک یا عقیدہ کو اچھا سمجھتا ہے۔ اس کی خامیاں یا نقائص اسے اول تو نظر ہی نہیں آتے۔ اور اگر آئیں بھی تو نہایت معمولی اور غیر اہم صورت میں آتے ہیں۔ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ تحریک کے خلاف اسلام اثرات کا ایک پکے کانگرسی اور سیاسی آدمی کے منہ سے اعتراف مسلمانوں کے لئے بہت ہی سبق آموز ہے۔

آریہ سماج کی موجودہ حالت

آریہ پرتی ندھی سبھا کا آرگن "آریہ گزٹ" (۵ جولائی) آریوں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"آج یہ حال ہے۔ کہ جس آریہ بھائی سے ملو۔ جس آریہ اپدیشک کا لیکچر سنو۔ یا جس آریہ اخبار کو اٹھا کر پڑھو۔ آپ کو یہی رونا روتا ہوا نظر آئے گا۔ کہ آریہ سماج شتھل ہوگیا ہے۔ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ آریہ سماج میں یہ ہوگیا ہے۔ وہ ہوگیا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کیا مجال۔ کہ کوئی ان ترٹیوں یا کارنوں کو جن کے باعث ان کے خیال میں آریہ سماج شتھل ہوا یا ہو رہا ہے۔ دور کرنے کی کوشش کی جائے"۔

یہ اس آریہ سماج کی حالت ہے۔ جو اپنی ترقی کی ڈینگیں مارتی ہوئی نہیں تھکتی۔

علماء بہار و اڑیسہ کا اعلان

صوبہ بہار و اڑیسہ کے مشائخ اور علماء نے ایک نہایت اہم اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو شرکت کانگرس سے علیحدہ رہنے کی پرزور تلقین کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری سوانح پاک میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کہ حضور نے کسی غیر مسلم قوم کو بغیر پہلے سے ایک معاہدہ طے کئے ہوئے اپنا حلیف جنگ بنایا ہو۔ ہندوستان کی موجودہ سیاسی فضا یہ ہے۔ کہ برادران وطن نے مسلمانوں سے تصفیہ حقوق کا کوئی معاہدہ کئے بغیر بلکہ اس سے قطعاً انکار کرتے ہوئے قانون شکنی کی تحریک شروع کر دی۔ آئین پسند ہندوؤں کی ایک مختصر سی جماعت نے جو لبرل فیڈریشن کے نام سے موسوم ہے جب تصفیہ حقوق کی کوشش کرنی چاہی۔ تو ہندو لیڈروں کی اکثریت نے اس کی مخالفت کی اور اس کو ناکام بنا دیا۔ اس شدت کے ساتھ انکار کرنے کے باوجود برادران وطن مسلمانوں کو قانون شکنی کی مہم میں اپنا حلیف و آلہ کار بنانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہندو اکثریت کے زور و زر کی طرف کوئی رخ کئے بغیر ان کی رفاقت سے انکار کر دیں۔ اور ایک خود دار قوم کی طرح اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں"۔

اگرچہ یہ اعلان بہت دیر کے بعد شائع ہوا ہے۔ تاہم وہ لوگ جنہیں جمعیۃ العلماء نے یہ کہکر کانگرس کی تحریک میں شرکت کی تلقین کی تھی۔ کہ مذہبی طور پر اس میں داخل ہونا ضروری ہے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں مذہبی لحاظ سے ہی کانگرس کی شرکت کو اسوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ثابت کیا گیا ہے۔

کانگرس جھک رہی ہے

معاصر "نوجوان بھارت" (۶ جولائی) نے یہ "انکشاف" کیا ہے۔ کہ ملک میں اس قدر شورش اور بدامنی پیدا کر کے کانگرس کے کرتا دھرتا اب اندر ہی اندر گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے گورنمنٹ سے صلح اور سمجھوتہ کی بات چیت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"خبر ہے۔ کہ بمبئی کے قوم پرست مسٹر جیکر وائسرائے سے ملاقات کے لئے شملہ جا رہے ہیں۔ اس حقیقت کا انکشاف حال ہی میں ہوا ہے۔ کہ مسٹر جیکر از خود شملہ نہیں گئے۔ بلکہ ان کی تشریف بری اس ملاقات کا نتیجہ ہے کہ جو ان کی بمبئی میں پنڈت موتی لال نہرو سے ہوئی تھی۔ ایک اور بات جس کا اب پتہ چلا ہے یہ ہے۔ کہ پنڈت موتی لال جی نے حکومت سے سمجھوتہ کے متعلق اگلے روز بمبئی میں جو انٹرویو دیا تھا۔ وہ بھی مسٹر جیکر اور پنڈت جی کی باہمی گفتگو کا نتیجہ تھا۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ پنڈت موتی لال نہرو کے صلح کا ہاتھ بڑھانے پر کچھ لوگ سخت ناراض ہیں۔ اور بعض حلقوں نے اس بات کا برملا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ اس وقت صلح کرنا کی کرائی پر پانی پھیرنا ہوگا۔ جو بھی ہو پنڈت جی پر اس ناراضگی کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ بشرطیکہ وہ جیل سے باہر رہتے"۔

عوام الناس کو مصائب میں مبتلا کر کے کئی ایک بے گناہوں کو ہلاک کرا کر۔ ملک کی اقتصادی اور اخلاقی حالت کو زبردست نقصان پہنچا کر کانگرس کے ڈکٹیٹر کا لوگوں کی سخت ناراضگی کے باوجود صلح کا ہاتھ بڑھانا تعجب انگیز ہو تو ہو۔ لیکن خلاف توقع نہیں کیونکہ کانگرس کی ساری شورش کی غرض محض گورنمنٹ سے اپنے مطالبات پورے کرانا ہے اور یہ بات جس طرح بھی حاصل ہو سکے۔ اس سے اسے کچھ دریغ نہیں ہے۔

نبوّتِ مسیح موعودؑ علیہ السلام اور غیر مبایعین

نبوّت کے مسئلہ پر اگرچہ آج تک ہماری جماعت کی طرف سے اِس وضاحت و صراحت کے ساتھ دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کی روشنی میں متعدد بار لکھا جا چکا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص تعصب کے خیالات سے علیحدہ ہو کر سوچے اور غور کرے۔ تو کوئی وجہ نہیں اس پر اصل حقیقت روشن نہ ہو۔ مگر پیغام صلح چونکہ مغالطہ دہی کی متواتر کوشش کرتا رہتا ہے۔ اسلئے ہمیں بھی کچھ نہ کچھ لکھنا پڑتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے "نبی کا نام پانے کی خصوصیت" پر ایک طویل مضمون لکھکر اپنا سارا زورِ بیاں صرف کر دیا۔ اِس لئے ضروری معلوم ہوُا۔ کہ اُن کے پیش کردہ دلائل پر ایک نظر ڈالکر حق و حکمت کا اظہار اور کذب و زُور کا ابطال کیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ "صاحب انصاف اور ارباب بصیرت کے لئے کافی سے زیادہ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن جن لوگوں کو تعصب۔ ہٹ دھرمی اور دھڑے بازی مدنظر ہو۔ وہاں ہنوز روزِ اول ہے۔ مُڑ مُڑ کر وُہی باتیں دُہراتے رہنا ان کا کام ہے"

بے شک صاحبِ انصاف اور ارباب بصیرت کے لئے کافی سے زیادہ لکھا جا چکا ہے۔ مگر "مُڑ مُڑ کر" وہی باتیں دُہرانا قطعًا ہمارا شیوہ نہیں۔ بلکہ ان کا اپنا ہی یہ طریق ہے چنانچہ انہوں نے اپنے اِس مضمون میں بالکل وہی باتیں "مُڑ مُڑ" کے بیان کی ہیں۔ جن کا بیسیوں مرتبہ ہماری طرف سے جواب دیا جا چکا ہے۔ کوئی ایک بھی نئی بات بیان نہیں کی۔ پس اپنے قائم کردہ اصل کے ماتحت تعصب۔ ہٹ دھرمی اور دھڑے بازی اہل پیغام کا ہی شیوۂ نامرضیہ ثابت ہوتا ہے۔ نہ کہ ہم مبایعینِ خلافتِ حقّہ کا

اوائل میں انکارِ نبوّت کی وجہ

ڈاکٹر صاحب مسئلہ نبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کو اس قدر غیرت تھی۔ کہ آپ نے جب صحیح مسلم میں آنے والے مسیح کی نسبت نبی اللہ کا لفظ دیکھا۔ تو آپ نے فوراً اُس کی تاویل کی۔ کہ وہ مجاز کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ خود اپنے الہام میں جب اپنے متعلق لفظ نبی کا سُنا۔ تو بھی اس کی تاویل کی۔ کہ یہ مجازی طور پر کثرتِ مکالمہ مخاطبہ کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔ خود جہاں کہیں نبی کا لفظ استعمال کیا۔ وہیں اس کی تاویل اور تشریح بھی ساتھ ہی بیان کر دی۔ آپؑ کے دل میں یہ تڑپ تھی۔ کہ آنے والے مسیح کے لئے جو نبی اللہ کا کلمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں استعمال ہو گیا ہے۔ اس سے لوگ کہیں یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ نبوت کا دروازہ کھُلا ہے۔ اور آنے والا موعود مسیح مح نبی اللہ ہو گا۔ اس لئے آپ اس کی طرح طرح سے تاویل کیا کرتے تھے۔ اور اس موعود کا نام جو نبی رکھا گیا تھا۔ تو اس کی توجیہ کیا کرتے تھے"

اِس میں شُبہ نہیں۔ کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کا انکار کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے الہامات میں جو ایسے الفاظ استعمال ہوئے۔ انہیں استعارہ اور مجاز قرار دیکر ان کی تاویل اور توجیہ فرمائی۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس انکار اور تاویل کی حقیقی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ آپ ابتداء میں مسلمانوں کے عام عقیدہ کی بناء پر نبوت کی یہ تعریف فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہر ایک نبی کے لئے شریعت میں کچھ نہ کچھ تغیر و تبدل کرنا ضروری ہے۔ یا کم از کم یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک نبی بغیر کسی دوسرے نبی کے استفاضہ کے براہ راست اللہ تعالےٰ سے نبوت کا انعام پائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اِس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں" (خط مطبوعہ الحکم جلد ۳ ۲۹ ۱۸۹۹ء)

اِس حوالہ سے بالصراحت ظاہر ہے۔ کہ آپ اوائل میں عام مشہور اسلامی اصطلاح کی رُو سے یہ خیال فرمایا کرتے تھے کہ ہر ایک نبی کے لئے صاحب شریعت ہونا یا شریعت سابقہ کے احکام کی ترمیم و تنسیخ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی خیال تھا جس کے ماتحت آپ نے ۱۹۰۱ء تک اپنے متعلق نبوت و رسالت کا انکار کیا۔ اور خدا کے کلام کی جس میں نبی اور رسول کے الفاظ تھے۔ تاویل اور توجیہ کی۔ کیونکہ آپ یقین رکھتے تھے۔ کہ شریعت اسلامی میں نہ تو کسی تغیر و تبدل کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامنِ پاک سے علیحدہ ہو کر کوئی شخص اب براہ راست اللہ تعالےٰ سے انعام حاصل کر سکتا ہے۔ پس آپ نے اُس زمانہ میں جب اپنے متعلق خدا کے الہام میں نبی اور رسول کے الفاظ دیکھے۔ تو انکی تاویل اور توجیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبانِ مقدس حضرت نبویؐ سے نبی اللہ نکلا ہے۔ وہ انہی مجازی معنوں کے رُو سے ہے۔ جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالماتِ الٰہیّہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا" (انجام آتھم حاشیہ ۲۸)

"وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جلّشانہ کی طرف سے مجھکو ملے ہیں۔ جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے۔ ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں۔ کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے۔ وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے" (انجام آتھم حاشیہ ۲۷)

مگر ۱۹۰۱ء کے بعد آپنے ان تمام پہلی شرائط کو جنہیں آپ نبوت کے لئے اوائل میں ضروری قرار دیتے تھے۔ منسوخ فرما دیا۔ اور بالکل صاف صاف لکھا۔ کہ نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں۔ اور نہ ہی یہ ضروری ہے۔ کہ وہ کسی نبیٔ سابق کی اُمت نہ کہلائے۔ بلکہ کثرت کے ساتھ امور غیبیہ پر اطلاع پانا ہی نبوت ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔ (تقریر حجّۃ اللہ بمقام لاہور ۲)

"خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ کہ کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اُس نے نبوت رکھا ہے یعنے ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں" (چشمۂ معرفت ۳۲۵)

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں" (تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۸)

"جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کمی اور کثافت باقی نہ رہے۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیت ۱۳)

"جس کے ہاتھ پر اخبار غیبیّہ منجانب اللہ ظاہر ہونگے۔ بالضرورت اُس پر مطابق آیت فلا یظہر علےٰ غیبہ کے مفہوم نبی کا صادق آئیگا" (ایک غلطی کا ازالہ)

"میرے نزدیک نبی اُسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام

یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صہ ۲۵)

"ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔" (چشمہ معرفت صہ ۱۸۱)

"نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صہ ۱۳۸)

"نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے۔ جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

ان تمام حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نبی کے لئے شریعت کا لانا ضروری نہیں۔ اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ کسی اور رسول کا متبع نہ ہو۔ بلکہ نبوت صرف ایک موہبت ہے۔ جس سے امور غیبیہ پر بکثرت اطلاع ہوتی ہے۔

اب غور فرمائیے۔ حضرت اقدس نے کس صراحت کے ساتھ اُن تمام پہلی شرائط کا بکلی انکار کر دیا۔ جن کو آپ نے ابتداء میں سابقہ خیال کے مطابق ضروری قرار دیا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق ہوتا ہے۔ کہ وہ عام رائج الوقت عقیدہ کو ہی لوگوں میں بیان کرتے رہتے ہیں۔ جب تک الہام الٰہی صراحت اور وضاحت کے ساتھ اس کا باطل ہونا ان پر ظاہر نہ کر دے۔ اب چونکہ عام طور پر مسلمانوں کے اندر یہ خیال پھیلا ہوا تھا۔ کہ نبی وہ ہوتا ہے۔ جو خدا کی طرف سے شریعت لائے۔ یا مستقل حیثیت رکھے۔ اس لئے حضرت اقدس نے بھی اس عام عقیدہ کی بناء پر اپنی ابتدائی تحریرات میں لکھا۔ کہ نبی کے لئے شارع ہونا ضروری ہے۔ لیکن بعد میں جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ پر کامل انکشاف ہوا۔ تو آپؑ نے اس کے خلاف لکھا۔ اور فرمایا۔

"میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا۔ میں وہی کہتا رہا۔ جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھکو اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا۔ میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں۔ بات یہی ہے۔ جو شخص چاہے قبول کرے۔ یا نہ کرے۔" (حقیقۃ الوحی صہ ۱۵۱)

نیز فرمایا۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھکو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے۔ اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اُس کو جزوی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے اوپر نازل ہوئی۔ اُس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۱۵۰)

اس حوالہ سے نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ حضرت اقدس اوائل میں اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ کی تاویل اور توجیہہ فرماتے رہے۔ مگر صرف اسی لئے کہ آپؑ عام رائج الوقت عقیدہ کی بناء پر نبی کا شارع ہونا یا اس کا براہ راست یعنی بغیر کسی دوسرے نبی کی اتباع کے نبوت پانا ضروری سمجھتے تھے۔ لیکن جب کثرت اور صراحت کے ساتھ خدا نے آپؑ کو نبی اور رسول کہا۔ اور آپؑ پر کھلے طور پر ظاہر کر دیا۔ کہ نبوت کی سابقہ تعریف غلط ہے۔ تو تاویل اور توجیہہ مجاز اور استعارہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہ رہی۔ تب صراحتاً حضورؑ نے اپنے آپ کو نبی اور رسول قرار دیا۔ اور فرمایا۔ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"میں وہی ہوں۔ جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح صہ ۴۸)

حقیقی اور مجازی نبی

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں "یہ وہ شخص جس نے یہ لکھا تھا۔ کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اسی نے اُس کتاب میں یہ بھی تو لکھا ہے۔ سمیت نبیًا من اللہ علےٰ طریق المجاز لا علےٰ وجہ الحقیقۃ۔ کہ میرا نام نبی مجاز کے طور پر رکھا گیا۔ نہ کہ حقیقت کے طور پر۔ پھر یہ کیا کہ کتاب کے ایک حصہ کو مانتے ہو۔ اور دوسرے حصہ کو چھوڑتے ہو"

مگر تعجب ہے۔ یہ الفاظ لکھتے ہوئے اس تعریف کو بکلی نظر انداز کر دیا گیا۔ جو خود حضرت اقدس نے حقیقی نبوت کی فرمائی ہے۔ حضور نے اپنی متعدد تحریرات میں حقیقی نبوت کے معنے صاحب شریعت نبی کے کئے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"اس جگہ حقیقی معنے مراد نہیں۔ جو صاحب شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔" (سراج منیر صہ ۳)

"وہ شخص غلطی کرتا ہے۔ جو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ اس نبوت و رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔"

(مکتوب الحکم جلد ۳ ۲۹؍ ۱۸۹۹ء)

پس اس حقیقت کے مقابل پر حضور نے مجاز کا لفظ رکھا۔ اور لوگوں کو بتلایا۔ میں حقیقی یعنے صاحب شریعت نبی نہیں ہوں۔ بلکہ ارتی تحت جناح النبی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی صہ ۶۵) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے برکات حاصل کر کے اور آپ کی غلامی میں رہ کر نبی اور رسول بنا ہوں۔ پس سمیت نبیًا من اللہ علےٰ طریق المجاز لا علےٰ وجہ الحقیقۃ کا۔ صرف اتنا مفہوم ہے۔ کہ آپ غیر تشریعی اور امتی نبی ہیں۔ نہ کہ صاحب شریعت اور مستقل رسول۔

مخالفین کا الزام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں فرمایا تھا۔

"ایک اور نادانی یہ ہے۔ کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے۔ بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کے رُو سے منع معلوم ہوتا ہے۔ ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعویٰ ہے۔ کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں۔ اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔" صہ ۳۹۰

اس پر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

"کیا کوئی نبوت کا مدعی یوں کہا کرتا ہے۔ کہ میری طرف نبوت کا دعویٰ منسوب کرنا سراسر افتراء ہے۔" حالانکہ جس دعویٰ نبوت کو حضورؑ نے "سراسر افتراء" قرار دیا ہے وہ محض نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ مخالفین کا یہ الزام ہے۔ کہ گویا نعوذ باللہ حضرت اقدس ایسی نبوت کے مدعی ہیں۔ جس سے آپ کا اسلام سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے۔" (خط بنام اخبار عام مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

پس "سراسر افتراء" حضور نے محض دعویٰ نبوت کو قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس دعویٰ نبوت کو لکھا ہے۔ جس سے آپ کا اسلام سے قطع تعلق سمجھا جاتا تھا۔ اور علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ مراد لیا جاتا تھا۔ اسی طرح حضور نے یہ فرما کر کہ

جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں (ایک غلطی کا ازالہ)

یہ حقیقت دنیا پر روشن فرمائی۔ کہ جس جس جگہ بھی حضور نے اپنی طرف دعوئ نبوت منسوب کرنے کو "افتراء اور الزام" قرار دیا ہے۔ وہاں صرف ایسی ہی نبوت مراد ہے۔ جو شریعت اسلامی کی متابعت سے علیحدہ ہو۔ نہ کہ نفس نبوت بھی۔

دعوئ نبوت

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ نبی کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ ببانگ دہل کہے۔ "میں نبوت کا مدعی ہوں" بیشک بجا اور درست فرمایا۔ نبی کا یہی فرض ہے کہ وہ ببانگ دہل کہے۔ میں نبی اور رسول ہوں لیکن کیا حضرت اقدس نے ایسا نہیں کہا۔ حضور نے تو متعدد بار لکھا۔ اور فرمایا "ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"ہمارے نبی ہونیکے وہی نشانات ہیں۔ جو تورات میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں۔ پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں۔ جنہیں تم لوگ سچا مانتے ہو" (بدر ۹ اپریل ۱۹۰۸ء) "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء صلا) "خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے۔ گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے" (دافع البلاء صنا) "آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی صلا) "خدا کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنیکے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا" (حقیقۃ الوحی صلا) "نبی کا نام پانیکے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی) "میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے" (نزول المسیح صلا حاشیہ) "یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش تو کرو۔ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہو جس کی تم تکذیب کر رہے ہو" (تجلیات الٰہیہ ص۹) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح ص۴۸) "اسی واسطہ کو ملحوظ رکھکر اور اس میں ہوکر اور اس کے نام محمد و احمد سے مسمّٰی ہوکر میں رسول بھی ہوں۔ اور نبی بھی ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ)

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحٰق ہوں۔ میں اسمٰعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں" (حاشیہ حقیقۃ الوحی ص۷۲) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (آخری مکتوب اخبار عام مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء) ایسے صاف اور واضح طور پر نبوت کا دعویٰ کرنے پر بھی جو شخص یہ کہے کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر لوگوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب۔ مولوی فاضل قادیان)

جمعیۃ العلماء کی کانگریس میں شمولیت

جمعیت کے اس تازہ اعلان کو دیکھئے جو جمعیت نے شرکت کانگریس کو عین مذہب قرار دیتے اور سول نافرمانی کے لئے مسلمانوں کو ابھارنے کے متعلق کیا ہے۔ لکھا ہے:-

"چونکہ نیشنل کانگریس نے اجلاس لاہور میں مکمل آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ جو جمعیۃ العلماء کا سب سے پہلا نصب العین ہے۔ اور نہرو رپورٹ کو جس سے شدید اختلاف کیا تھا کالعدم کر دیا ہے۔ اور ایک تجویز میں یہ بھی طے کر دیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی دستور اساسی اس وقت تک کانگریس قبول نہ کریگی۔ جب تک کہ متعلقہ اقلیتیں پورے طور پر مطمئن نہ ہوجائیں۔ اس لئے جمعیۃ العلماء کے اس اجلاس کے نزدیک بہ حالات موجودہ مسلمانوں کے لئے کانگریس سے علیحدہ رہنے کی کوئی وجہ نہیں"

سول نافرمانی اور شرکت کانگریس سے مسلمانوں کو جو نقصان ہو سکتے ہیں۔ انہیں نظر انداز کر کے صرف اس تجویز کے دلائل ثلاثہ کو جانچنے سے ہی جمعیۃ کی حقیقت فہمی ظاہر ہو جاتی ہے۔

دلیل اول

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ صحیح آزادی انسان کا حق ہے۔ اسلام خصوصیت سے آزادی کا علمبردار ہے۔ ہندوستان کو ایسی آزادی دلانا جس میں جماعتوں کے حقوق کی پائمالی نہ ہو۔ ہر ہندوستانی پر فرض ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ کانگریس کا مکمل آزادی کا اعلان درحقیقت کس چیز کے حصول کا بہانہ ہے۔

کانگریس نے ہندوؤں کی اکثریت سے پاس کیا تھا کہ نہرو رپورٹ والی ڈومینین اسٹیٹس کے سوا وہ کچھ نہیں چاہتی۔ یعنی انگریزوں کی تلوار کی حفاظت میں ہندوؤں کی حکومت کا قیام۔ اور گورنمنٹ کو یہ دھمکی دی تھی۔ کہ اگر ایک سال کے اندر اندر وہ اسے قبول نہ کریگی۔ تو نکال باہر کر دی جائیگی۔ مطلب صاف تھا۔ کہ بخوشی انگریز نہرو رپورٹ کے دستور کو قبول کریں۔ نہیں تو بجبر قبول کرایا جائیگا۔ اسی مطلب کی تائید کانگریس کی کارکن کمیٹی کے اس مطالبہ سے ہوتی ہے جو اس نے گول میز کانفرنس کی دعوت پر کیا تھا۔ کہ کانفرنس میں کانگریس کی اکثریت قبول کی جائے۔

گورنمنٹ نے ایک سال کے اندر کانگریس کے مطالبہ کو پورا نہ کیا۔ اور گول میز کانفرنس میں اس کی اکثریت بھی قبول نہ کی۔ تو لاہور کے اجلاس میں مکمل آزادی کا اعلان سول نافرمانی۔ ستیہ گرہ شروع کر دیا گیا۔ کوئی عقل و فہم رکھنے والا انسان ان حالات پر غور کرنے کے بعد کانگریس کے ان کاموں کو مکمل آزادی کی کوششیں قرار نہیں دے سکتا۔ بلکہ واضح طور پر اپنے مطالبات منوانے کے لئے جنگ سمجھیگا۔

یہ ایسی روشن بات ہے۔ کہ نہ صرف مسلمانوں کی اکثریت نے سمجھ لی۔ بلکہ ہندوؤں اور آریوں کے اخباروں نے بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کے اخباروں نے لکھا ہے کہ انگریزوں کی عادت ہے۔ کہ وہ کوئی بات سیدھی طرح تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے بڑھکر مکمل آزادی کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ ڈومینین اسٹیٹس دینے پر راضی ہو جائیں۔

افسوس ہے۔ کہ جمعیۃ اس صریح بات کو نہ سمجھ سکی۔ اور شاید اس نے گاندھی جی اور مسٹر پٹیل کے خطوط بنام وائسرائے کو بھی نہیں دیکھا۔ ورنہ اسے اعلان کامل آزادی کی حقیقت معلوم ہو جاتی۔ اس نے مسٹر گاندھی کی اس تشریح کو بھی جو انہوں نے موجودہ تحریک کی بیان کی ہے۔ نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ موجودہ تحریک کی غرض یہ ہے۔ کہ لوگ اس کے ذریعہ سے سوراجیہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ پس سول نافرمانی اور کامل آزادی کے اعلان کو نہ سمجھنا جمعیۃ کی خوش فہمی کی دلیل ہے۔

سوراج کی جو تشریح گاندھی جی نے زمانہ قریب میں یہ کی ہے۔ کہ "سوراجیہ کے کتنے معنی کیوں نہ کئے جائیں۔ اور اس کے کتنے معنی کیوں نہ میں بتاتا رہوں۔ تو بھی میرے نزدیک اس کا ہر وقت ایک ہی ارتھ ہے۔ اور وہ یہ ہے "رام راجیہ" پھر رام راجیہ کی تشریح یہ کی ہے "رام راجیہ" کے معنی ہیں۔ کہ "اس میں غریبوں کی حفاظت کی جائے۔ اور تمام کام دھرم کے مطابق کئے جائیں"

ہندوستان جیسے مختلف المذاہب ملک کے لئے اصول حکومت کی یہ تشریح ایک ہندو کی طرف سے بیان ہونا کیسے مہیب تخیل کو پیش کرتا ہے۔

پھر مسٹر پٹیل کہتے پھرتے ہیں۔ کہ ان سے گورنمنٹ ڈومینین سٹیٹس دینے کا وعدہ کرے۔ تو وہ گاندھی جی کو راضی کر لینگے

اب تو اس ثبوت کے لئے کہ کانگرس نہرو رپورٹ والے درجہ نوآبادیات کے سوا دوسری چیز کی خواہشمند نہیں۔ زیادہ کد و کاوش کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مسٹر ایس لوکام کے سوالات کے جو جوابات گاندھی جی نے دیئے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو خوب واضح کر دیا ہے۔

مسٹر ایس لوکام نے پوچھا۔ کیا آپ کے خیال میں کینیڈا اور جنوبی افریقہ تمام ضروری امور میں آزاد نہیں ہیں؟ گاندھی جی نے کہا۔ آزاد ہیں۔ لیکن ہمیں وہ درجہ نہیں دیا جاتا۔

مسٹر گاندھی جی نے مسٹر لوکام کو یہ بھی تبلایا کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک کو معطل کر دینے اور گول میز کانفرنس میں کانگرس کو شریک کرانے کے لئے صرف مندرجہ ذیل شرائط پر تیار ہیں۔ (۱) گول میز کانفرنس کے فرائض میں ایسا دستور اساسی مرتب کرنا شامل ہو جس سے آزادی کا مقصد حاصل ہو سکے (۲) قانون نمک منسوخ ہونے کا یقین دلایا جائے۔ امتناع شراب بدیشی کپڑوں کے بند کرانے کے مطالبوں کو پورا کرائے جانے کا وعدہ ہو۔ (۳) سیاسی قیدیوں کی معافی۔

کینیڈا اور جنوبی افریقہ کے درجہ نوآبادیات جیسی آزادی نہ ملنے کی شکایت اور گول میز کانفرنس کے فرائض میں ایسا دستور اساسی مرتب ہونے کی خواہش جو آزادی کے مقصد کے حصول کی ممد ہو کو ذہن نشین رکھنے کے بعد وائسرائے کی ۱۲ مئی والی تقریر کے اس حصہ یعنی ہر گذشتہ اکتوبر کو میں نے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اس کی رائے میں ۱۹۱۷ء والے اعلان میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی۔ کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کا طبعی موضوع جیسا کہ اس میں درج تھا نوآبادیات کا حصول ہے" کو ناظرین پڑھیں اور بتلائیں۔ کہ دونوں میں سوا اس کے کچھ فرق ہے۔ کہ وائسرائے ہندوستان کو درجہ نوآبادیات ملنے کے وعدہ کو دہراتے ہیں۔ اور گاندھی جی اس کے حصول کیلئے گول میز کانفرنس میں ایسا دستور اساسی مرتب ہونے کے وعدہ پر اصرار کرتے ہیں۔ جو ہندوستان کے درجہ نوآبادیات کے مقصد کے حصول کا ممد ہو۔

ان تمام دلائل کی موجودگی میں جمعیۃ العلماء دہلی کا یہ بیان کہ کانگرس نے چونکہ اس آزادی کامل کا اعلان کر دیا ہے۔ جو جمعیۃ کا مطمح نظر ہے۔ اگر مہا سبھا اور جمعیۃ متحدہ ہو گئی ہو جس کا اشارہ توسیع جمعیۃ العلماء کی قرارداد میں پایا جاتا ہے۔ تو معاملہ فہمی معلوم"۔

دلیل دوم

دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ "نہرو رپورٹ کو کانگرس نے کالعدم کر دیا ہے"۔

اس دلیل میں جس لفظ کا ترجمہ "کالعدم" کیا گیا ہے وہ انگریزی لفظ "الیپس" ہے جس کا مناسب ترجمہ اس جگہ "زائد المیعاد" ہے۔ میں نے اوپر ثابت کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں اس سے مراد نہرو رپورٹ والی ڈومینین اسٹیٹس کے منوانے کی دھمکی کے سوا کچھ نہیں۔ اب نہرو رپورٹ سے اختلاف کرنے والوں کے مقابلہ میں اس کا منشاء عرض کرتا ہوں۔

اس اعلان کے ساتھ ایک اور اعلان یہ بھی کانگرس نے کیا ہے۔ کہ بعد حصول آزادی آپس کا سمجھوتہ ہو گا۔ مگر وہ فرقہ وارانہ لحاظ سے نہیں۔ بلکہ قومیت ہند کے لحاظ سے ہو گا۔

نہرو رپورٹ کے دستور سے صرف مسلمان ہی اختلاف کرنے والے نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی وہ جماعت بھی جو مہا سبھا سے تعلق رکھتی ہے۔ اور سکھ وغیرہ بھی ہیں۔ مسلمانوں کو یہ اختلاف ہے۔ کہ اس میں نہ صرف ان کے فرقہ کے لحاظ سے سمجھوتے ناکافی اور ناکارہ ہیں۔ بلکہ ضرر رسان اور مہلک بھی ہیں۔ مہا سبھائیوں کا یہ عذر تھا۔ کہ جو کچھ بھی فرقہ وارانہ امور اس میں ہیں۔ وہ بھی نہ ہونے چاہئیں۔ صرف ہندوستانی ہونے کے لحاظ سے ہونا چاہیئے۔ سکھوں کا مطالبہ ہے کہ ہماری نمایندگی کی تعداد فی صدی آبادی سے بہت زیادہ ۳۳ فیصدی ہونی چاہیئے۔

لاہور کانگرس نے نہرو رپورٹ کو الیپس کرنے کے بعد یہ اعلان کیا۔ کہ آیندہ جو سمجھوتے ہونگے۔ وہ فرقہ واری کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ قومیت ہند کی نظر سے ہونگے۔ اب یہ بالکل موٹی بات ہے۔ کہ کانگرس نے مہا سبھا کی بات قبول کر لی۔ اور جو کچھ بھی مسلمانوں سے سمجھوتے اس میں درج تھے۔ انہیں الیپس کر کے ہمیشہ کے لئے اس دروازہ کو بند کر دیا۔ یہی وہ نہرو رپورٹ کا الیپس یا کالعدم یا دفن ہونا ہے۔ جس پر ہمارے وہ بھائی جو کانگرس کے شریک ہیں۔ بغلیں بجاتے پھرتے ہیں۔ اور اسی کی خوشی میں جمعیۃ علماء مسلمانوں کا بیڑا غرق کرنے پر تل گئی ہے۔

تیسری دلیل

تیسری دلیل یہ ہے کہ کانگرس کوئی دستور اس وقت تک قبول نہ کرے گی۔ جب تک کہ متعلقہ اقلیتیں پورے طور پر مطمئن نہ ہو جائیں۔

شاید جمعیۃ یہ امر بھول گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کے سوا دوسری اقلیتیں بھی ہندوستان میں ہیں۔ اور اسے یہ بھی یاد نہ رہا۔ کہ پنجاب۔ بنگال۔ سندھ۔ صوبہ سرحد میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان دونوں باتوں کو یاد دلانے کے بعد میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ مثلاً یو۔ پی کی متعلقہ اقلیت یعنی مسلمانوں کا مطالبہ ہے۔ کہ ان کو ۱۵ فیصدی کے بجائے ۳۳ فیصدی حق نیابت دیا جائے۔ کانگرس ان کو ۳۳ فیصدی دیکر مطمئن کر دیگی۔ اسی طرح مدراس کی متعلقہ اقلیت مسلمانوں کو ۶ کے بجائے ۱۵ فیصدی اور بہار کے مسلمانوں کو ۲۵ فیصدی دیکر مطمئن کر دیگی۔ اور مرکزی حکومت میں بھی مسلمانوں کو ۳۳ فیصدی دے دیگی۔ لیکن پنجاب میں سکھوں کو ۳۳ فیصدی دینے یا پنجاب۔ اور بنگال کی ہندو اقلیتوں کو مطمئن کرنے کے لئے ان کا یہ مطالبہ کہ یہاں انتخاب میں فرقہ داری کی قید اٹھا دی جائے منظور کرنے میں کانگرس کو کیا عذر ہو گا۔ یا اگر وہ ۱۰ ہی فیصدی زیادہ طلب کریں تو کانگرس کیا عذر کر سکتی ہے۔ جبکہ دوسرے صوبوں میں مسلمانوں کو انکی تعداد سے بہت زیادہ مل چکا ہو۔ مگر کیا اس طرح سارے ہندوستان میں مسلمانوں کی اقلیت نہ ہو جائیگی۔

سندھ میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مگر بمبئی کے ساتھ شامل ہونے سے کوئی فائدہ ان کو نہیں ملتا۔ مسلمانان سندھ اس کی علیحدگی چاہیں گے۔ مگر وہاں کی ہندو اقلیت اس سے غیر مطمئن ہو گی۔ صوبہ سرحد کے مسلمان آزادی کے خواہاں ہونگے۔ مگر وہاں ہندو اقلیت اس سے گھبرا جائیگی تو کانگرس اس تجویز کے مطابق علیحدگی اور آزادی کو منظور نہیں کر سکتی۔

یہ وہ نعمتیں ہیں۔ جو اس تجویز کی برکت سے مسلمانوں کو ملنے والی ہیں۔ اور اس کے باعث جمعیۃ العلماء کانگرس کی اطاعت پر راضی ہو گئی ہے۔

مسلمانوں کا خادم سید ارادت حسین احمدی از اورین۔ بہار

حصّہ وصیّت کی ادائگی

جن موصی احباب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی حالت کو مضبوط کرنے کی غرض سے اپنی اپنی وصیت کا کل روپیہ یکمشت یا باقساط جون ۱۹۳۰ء میں اپنی زندگی میں داخل کیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں:

(۱) صوفی محمد یعقوب صاحب قادیان — للعہ جزو
(۲) عجب گل خان صاحب افغان حاجی — عہ ؍؍
(۳) چودہری سردار خان صاحب بھاگہ بھٹیاں گوجرانوالہ — سالعہ ؍؍
(۴) محمد جان زوجہ حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندہر — ؎ سالم
(۵) میاں مولا بخش صاحب دوکاندار قادیان — للعہ ؍؍ ×
(۶) امۃ اللہ صاحبہ زوجہ ثانی خان صاحب منشی فرزند علی خان صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ — ؎ ؍؍

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

۶ لغایت ۳۰ جون

مُبلّغین کی تبلیغی مساعی

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عرصہ زیر رپورٹ میں صرف ۱۸ جون تک امرتسر رہے۔ اور یہ دن آپ نے جماعت کی تربیت۔ اور انفرادی تبلیغ میں گزارے (۲) مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے ۱۷ اور ۱۸ جون کو نارووال و سیالکوٹ میں مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت اور موجودہ سیاسی شورش میں مسلمانوں کو با امن رہنے کے متعلق پبلک لیکچروں کے ذریعہ نصیحت کی۔ نارووال میں کسی قسم کی مخالفت نہیں ہوئی۔ بلکہ تمام مسلمانوں نے مولوی صاحب کی تقریروں سے اتفاق کیا۔ سیالکوٹ میں بعض کانگرسی مسلمانوں نے مخالفت کی۔ لیکن دوران تقریر میں ہی اعلان کر دیا گیا۔ کہ جو مسلمان پابند کانگرس کی حمایت میں ہوں۔ وہ ہم سے اسی مجمع میں تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ اس اعلان پر کانگرسی مسلمانوں کی طرف سے ایک مولوی صاحب تشریف تو لائے۔ لیکن کچھ نہ بول سکے۔ ۱۹ جون کو یہ دونوں مبلغ اپنے حلقوں (یعنی امرتسر اور نارووال) سے جماعتہائے احمدیہ شادیوال۔ تہال ضلع گجرات اور وزیر آباد کے جلسوں میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے (۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ۹ جون تک سیجووال۔ بلاچور۔ کریہہ۔ کریام ضلع جالندھر کا دورہ کیا۔ اور بعدہٗ اپنے علاقہ سے واپس آکر نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام چند دنوں کے لئے علاقہ سندھ میں روانہ کئے گئے۔ (۴) مولوی عبدالغفور صاحب نے ۲ جون تک چک جھمرہ۔ کھیوہ۔ سکندرپور ضلع لائلپور کا دورہ کیا۔ اور سکندرپور میں ایک غیر احمدی امام مسجد سے مختصر مناظرہ ہوا۔ ہر اعتراض کے جواب میں اُسے لاجواب ہونا پڑا۔ اور اس ہزیمت کو جو اُسے اٹھانی پڑی۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے بھی خوب محسوس کیا۔ (۵) مولوی محمد حسین صاحب ۱۹ جون کو بیجووالی تحصیل نارووال میں بھیجے گئے۔ جہاں مناظرہ کا امکان تھا۔ لیکن غیر احمدیوں نے مقابل پر آنے سے گریز کیا۔ مولوی صاحب بیجووالی اور رندھیر سنگل میں تقریریں کرنے کے بعد ۲۵ جون کو موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ میں پہنچے۔ مسانیاں کے گدی نشین سے کامیاب مناظرہ ہوا۔ اور پبلک نے ان کی کمزوری محسوس کی۔ (۶) گیانی واحد حسین صاحب کو آریہ جماعوں کے جلسہ میں شرکت کے لئے بمقام کنجروڑ روانہ کیا گیا۔ پھر وہ علاقہ سرگودھا میں تبلیغ کے لئے پہنچ جائیں گے۔

مبلغین سرحد۔ سندھ۔ یو۔پی۔ بنگال۔ حیدرآباد دکن بھی خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ مفصل رپورٹ کا انتظار ہے۔

تبلیغی جلسے

(۱) جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا جلسہ ۳ و ۴ جولائی کو ہوا۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور مولوی محمد حسین صاحب نے اس جلسہ میں تقریریں کیں۔ بعد فراغت مولوی محمد حسین صاحب ضلع انبالہ کے دورہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے (۲) مدرسہ چٹھ ضلع گوجرانوالہ میں شیعہ اصحاب سے ۸ جولائی کو مناظرہ قرار پایا۔ احمدیہ جماعت کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی غلام احمد صاحب مجاہد بھیجے گئے۔ (۳) جتوئی ضلع مظفرگڑھ میں اہل سنت والجماعت سے ۱۱۔۱۲۔۱۳ جولائی کو مناظرہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری و مولوی عبدالغفور صاحب مناظر ہونگے۔ (۴) پرہلا ضلع سیالکوٹ میں ۱۸۔۱۹۔۲۰ جولائی کو جماعت احمدیہ کا جلسہ ہے۔ اور انہی تاریخوں میں غیر احمدیوں کا بھی جلسہ ہے۔ مناظرہ کا امکان ہے۔ مبلغین کا انتظام انشاء اللہ کر دیا جائیگا۔

رپورٹس سکرٹریان تبلیغ

(۱) سکندرآباد (دکن) ماہ مئی میں ۶۰ اصحاب نے سلسلہ کا لٹریچر قیمتاً منگوایا۔ امریکہ میں بھی کچھ لٹریچر بھیجا گیا۔ (۲) جہلم۔ ایک معزز ملٹری آفیسر کو جو تبدیل ہو کر بنگال چلا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف "احمدیت" کا انگریزی نسخہ ہدیۃً دیا گیا۔ جس پر انہوں نے نہایت شکر گذاری اور خوشی کا اظہار کیا۔ (۳) دہلی۔ جماعت احمدیہ نے کچھ عرصہ سے تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ جو مہینہ میں دو بار شائع ہوتے ہیں۔ اس وقت تک چھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ موجودہ شورش کے متعلق حضرت اقدس کا خطبہ دوبارہ اپنے خرچ پر شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ (۴) پٹیالہ۔ سکرٹری تبلیغ نے ماہ مئی میں مختلف محلوں اور سڑکوں اور عام گزرگاہوں پر مختلف مسائل کے متعلق پبلک لیکچر دیئے۔ جن کا اچھا اثر ہو رہا ہے۔ (۵) پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہ پور۔ ضلع امرتسر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا سے یہاں ایک پادری صاحب نے مختلف مسائل پر مناظرہ کیا۔ جس میں پادری صاحب کو مجمع عام میں بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے مسلمانوں میں بھی نہایت عمدگی سے تبلیغ سلسلہ کی۔

تبلیغی سکرٹریوں کا نیا انتخاب

تبلیغی سکرٹریوں کے نئے انتخاب کے متعلق ۱۹۔۲۱۔۲۸ جون کے الفضل میں متواتر تین مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲۱ جون کے پرچہ میں انتخاب کے متعلق مفصل ہدایات دی جا چکی ہیں۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ فوراً اس اعلان کے مطابق نیا انتخاب کر کے دفتر کو اطلاع دیں:

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

لائلپور میں کانگرسیوں کی شرمناک ذہنیت کا مظاہرہ

۲ جولائی کو لالہ جگت رام کانگرسی کی گرفتاری پر کانگرسی والنٹیرز لائلپور میں ہڑتال کرا رہے تھے۔ عام مسلمان اس موقعہ پر ہڑتال کرنا نہیں چاہتے تھے جب کانگرسی والنٹیرز سعید بزاز کی دکان واقع کچہری بازار بند کرانے کے لئے گئے۔ تو مالکان دوکان نے دوکان بند کرنے سے انکار کر دیا۔ انجمن انصار المسلمین لائلپور کے بعض والنٹیرز اسی وقت سعید براز کی دکان پر پہنچ گئے۔ اور "اللہ اکبر" اور "اسلام زندہ باد" کے نعرے لگائے "اللہ اکبر" کے نعرے لگانے پر کانگرسی "لعنت" اور "اسلام زندہ باد" کے نعرے پر "دُر فِٹے منہ" کی بوچھاڑ کرتے رہے۔ کانگرسیوں کے اس شرمناک اور مجرمانہ مظاہرہ سے "انصار المسلمین" کے والنٹیروں اور دیگر مسلمانوں کی رگوں میں خون کھولنے لگ گیا۔ اگر اسوقت ضبط سے کام نہ لیا جاتا۔ تو سخت فساد کا اندیشہ تھا۔ کانگرسیوں کے اس رویہ نے بتا دیا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کی اس سے بڑھکر اور کیا بے عزتی ہو سکتی ہے کہ کانگرسی اب ان کے قومی نعرہ پر بھی لعنتیں برسانے لگ گئے ہیں۔ کیا ان حالات میں کوئی باغیرت مسلمان کانگرسیوں کے ملکر کام کر سکتا ہے۔ اور ان کے مفسدانہ پراپیگنڈا میں شریک ہو سکتا ہے؟

جو مسلمان دوکاندار ہڑتال میں شریک ہونا نہیں چاہتے تھے کانگرسی انہیں دھمکی دیتے تھے کہ وہ انکا سوشل بائیکاٹ کر دینگے۔ اور انہیں ہندو دوکانداروں سے تھوک مال خریدنے نہیں دینگے۔ اگر مسلمان تجارت کی طرف توجہ کریں۔ اور ہر قسم کی دوکانیں کھولدیں۔ اور تمام مسلمان عہد کر لیں۔ کہ وہ ان اشیاء کو ہندوؤں سے نہیں خریدینگے جو ہندوان سے خریدنے کو تیار نہیں۔ تو ہندوؤں کو تھوڑے عرصہ میں ہی قدر عافیت معلوم ہو جائے۔ اور پھر مسلمانوں کو اس قسم کی دھمکی دینے کی کبھی جرأت نہ کر سکیں۔ (خاکسار محمد شریف سکرٹری انجمن انصار المسلمین)

حب اٹھرا

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین رضؓ صاحب مرحوم طبیب کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا۔ آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ عہ

شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم نو تولہ منگوانے پر عہ اور نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ سے پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ (بارہ آنے)

سرمہ نور العین

اس کے اجزا موتی و میرا ہیں۔ یہ آنکھوں کے امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانیوالا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ خارش جالا۔ ناخونہ۔ ضعف چشم پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیس دار پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرست کرنا اور پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عگا)

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

آم کھائیے

فصل شروع ہو گئی۔ فرمایشات معہ پیشگی جلد ارسال کریں۔

ثمرائے انبہ۔ زعفرانی بمبئی۔ سفیدہ۔ لنگڑا۔ اکبر پسند۔ کرشن بھوگ وغیرہ چیدہ اور بڑے دانے فی صدی (عہ) روپیہ۔ فی پچاس چار روپے (للعہ) محصول ریلوے و پیکنگ وغیرہ علاوہ

نوٹ:۔ آموں کے دس روز تک تر و تازہ اور راستہ میں چوری سے محفوظ رہنے کی گارنٹی ہے **اطلاع**۔ اگر باغات کیلئے عمدہ اور سندی قلموں کی ضرورت ہو۔ تو ار کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔

سپرنٹنڈنٹ نواب گارڈن نمبر ۵۴۔ دربھنگہ

برص

جسم کے سفید داغ ایک دن میں جڑ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن میں تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس۔ اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس سے روپیہ

دفتر معالج برص نمبر ۵۴ دربھنگہ (بہار)

مکرمی! السلام علیکم

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے خرید فرماویں۔ عمدگی اشیاء کے متعلق سارٹیفکیٹ ملاحظہ فرماویں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ فی عدد سے
" " " " دوم " " عگر
" رنگین سرخ و سبز " درجہ اول " عگر
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی " صہ
" " " دوم " یکطرفہ " للعہ
" " " سوم " " " سے
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴ ڈسلی کیٹر بیٹ جیرڈ ۱۲ ار
ناکی سٹکس لیڈر سیون اول درجہ رگدار بلیڈ عمدہ قسم عہ
" " " دوم " " دو درجہ بلیڈ سے
" لیڈر بونڈ " اول درجہ اکہرا بلیڈ عمدہ قسم عگر
" " " دوم " درجہ دوم بلیڈ و کیس عگر
" بال سفید چمڑہ اول " ریکارڈ کریشن عگر
" " " دوم " عگر
" " " سوم " پاپولر عہ
" کمپو بال کاک کریسنٹ عہ

(نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ)

سارٹیفکیٹ:۔ لیہ لداخ۔ کشمیر ۱۱ اپریل ۱۹۳۱ء مکرم بندہ سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سے ماہ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں پولو ٹینس کا سامان اپنے اور بعض احباب کے استعمال کے واسطے منگوایا تھا۔ اچھی حالت میں پہونچ گیا تھا۔ مگر برف باری کی وجہ سے اس وقت تک استعمال نہ کر سکے۔ اب چند روز سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ سب سامان بہت عمدہ اور حسب منشا ہے۔ اور سب احباب نے پسند کیا ہے" خاکسار

خان بہادر غلام محمد احمدی سپیشل چرس آفیسر لیہ لداخ

ضرورت ہے

امیدواروں کی۔ جو ٹیلیگراف۔ گارڈ۔ سٹیشن ماسٹری و بجلی کا کام ریلوے گورنمنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کیلئے سیکھنا چاہیں۔ کرایہ ریل کالج دیگا قواعد ۲ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ **رائل ٹیلیگراف کالج دہلی**

دماغی کام کرنے والوں کو مژدہ

اپنی دماغی تر و تازگی کو برقرار رکھو۔ اور بڑھاؤ۔ یہ بات دواؤں ٹانکوں سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ بمصداق العقل السلیم فی جسم السلیم صحت جسمانی کے قیام اور طاقت جسمانی کے ازدیاد سے حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بغیر تم کوئی دینی کام بھی انجام نہیں دے سکتے۔ اس کے لئے رسالہ ورزش جسمانی ملاحظہ فرماتے رہئے۔ جو ہر عمر و جسمانی حالت کے لحاظ سے آسان موزوں سائینٹفک ورزشیں بتاتا ہے منجملہ اس کے رسالہ اور نہایت مفید علمی معلومات سے مملو ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپے۔ فقط

مینیجر رسالہ ورزش جسمانی نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن

وصیت نمبر ۲۴۷

میں حکیم عمر الدین ولد حکیم گلاب الدین قوم شیخ پیشہ حکیم ۔۔۔ عمر تخمیناً ۷۹ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۰۳ء ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ منقولہ ایک تودہ سفید واقعہ رقبہ قصبہ بنگہ۔ قیمتی مبلغ ۵۰۰ روپیہ اور ایک مکان سکونتی قیمتی مبلغ ۵۰۰ روپیہ کل ایک ہزار کی ہے۔ لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ غیر معین ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد عمر الدین بقلم خود۔ گواہ شد فضل الدین احمدی بقلم خود۔ گواہ شد ۔۔۔ اسماعیل ۔۔۔ بقلم خود

سائمن سفارشات اور مسلمانان ہند

آل انڈیا مسلم کانفرنس کی قراردادیں

شملہ۔ ۵ رجولائی۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے اپنے اجلاس ۵ رجولائی منعقدہ شملہ میں حسب ذیل قراردادیں منظور کیں:-

فیڈرل نظام کی حمایت

(۱) ہندوستان کی آئندہ حکومت کو فیڈرل اصول پر قائم کرنے۔ صوبجاتی کونسلوں کے انتخابات جداگانہ حلقہائے انتخابات کے ذریعہ سے کر دینے۔ اور صوبجات کو صوبجاتی آزادی عطا کرنے کے متعلق سائمن کمیشن کی سفارشات کا اعتراف کرتے ہوئے ہماری پُرزور رائے ہے کہ مسلم قوم کے اہم ترین مطالبات جو آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی اس قراردادیں درج ہیں۔ جو یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو بمقام دہلی منظور ہوئی۔ کمیشن نے پورے نہیں کئے۔

۳۳⅓ فیصدی نیابت

(۲) ان مطالبات کا اعادہ کرنے کے بعد ہم بلا تامل یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ فیڈرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے انتخابات جداگانہ حلقہائے انتخابات کے ذریعے سے ہوں۔ اس مرحلہ پر ہم اس بارے میں کسی رائے کا اظہار نہیں کرتے۔ کہ آیا مرکزی مجالس قانون ساز کے دونوں ایوانوں کے انتخابات بالواسطہ ہوں۔ یا براہ راست۔ ہم اس تناسب نیابت کے سخت خلاف ہیں۔ جو سائمن کمیشن نے تجویز کی ہے ہماری پُرزور رائے ہے۔ کہ مسلمانوں کو فیڈرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ دونوں ایوانوں میں کم از کم ۳۳⅓ فیصدی نشستیں دی جائیں۔

فرقہ دار نیابت

(۳) اگر کسی وقت کسی صوبے کے مسلمانوں کی ⅔ اکثریت جداگانہ حلقہائے انتخابات کو بند کرنا چاہے۔ تو اسے ایسا کرنے کی اجازت ہو۔

گورنروں کے وسیع اختیارات

(۴) صوبجاتی آزادی حقیقی معنوں میں آزادی ہو۔ اور اسے گورنروں کو غیر محدود اختیارات عطا کرنے سے پاش پاش نہ کیا جائے۔ تمام وزراء غیر سرکاری اور بذریعہ انتخابات مقرر کئے جائیں۔ اور وزارت مشترکہ طور پر مجلس آئین ساز کے سامنے ذمہ دار ہو۔

بنگال اور پنجاب میں اکثریت

(۵) مسلمانوں کو بنگال اور پنجاب میں لازمًا اکثریت حاصل ہونی چاہئے۔ سائمن کمیشن نے چھ صوبوں میں ہندوؤں کی اکثریت قائم رکھی ہے۔ مگر پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کو اکثریت سے محروم کر دیا ہے۔

سندھ کی علیحدگی

(۶) ہم کمیشن سے اس بات میں اتفاق کرتے ہیں۔ کہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کے زبردست وجوہ موجود ہیں۔ لیکن ہم اس کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ کہ سندھ کی فوری علیحدگی کے مسئلہ کو آئندہ موقعہ پر ملتوی کر دیا جائے۔ ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ سندھ کو بلا تاخیر مزید بمبئی سے علیحدہ کیا جائے۔

صوبہ سرحد کو مکمل اصلاحات

(۷) ہم اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ کمیشن نے صوبہ شمال مغربی سرحد کو اصلاحات عطا کی ہیں۔ لیکن ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ وہ اصلاحات بالکل ناکافی ہیں۔ اور جو دلائل کمیشن نے پیش کئے ہیں۔ وہ صحیح نہیں۔ ہماری پُرزور رائے ہے کہ صوبہ سرحد کو بھی اس پیمانہ پر اصلاحات دی جائیں جس پر ہندوستان کے دوسرے صوبوں کو دی جائیں گی۔

بلوچستان کو صوبجاتی آزادی

(۸) ہماری زبردست رائے ہے کہ بلوچستان کو مکمل صوبجاتی آزادی عطا کی جائے۔ اور اسے وہی اختیارات حاصل ہوں۔ جن سے دوسرے صوبجات متمتع ہوں۔

سرکاری ملازمتوں میں مسلم نیابت

(۹) سائمن کمیشن نے ملک کی سرکاری ملازمتوں اور مرکز و صوبوں کی وزارتوں میں مسلمانوں کی نیابت کے لئے کافی انتظام نہیں کیا۔ ہماری رائے میں کسی دستور کی جو وضع کیا جائے۔ کامیابی اور استحکام کے لئے ضروری ہے۔ کہ مسلم قوم کو تمام کابینہ ہائے وزارت اور ملک کی سرکاری ملازمتوں میں کافی اور موثر نیابت کا اطمینان دلایا جائے۔ اور اس کا بندوبست دستور اساسی کا ایک جزو قرار دیا جائے۔

مقامی حکومت خود اختیاری

(۱۰) یہ جلسہ اس امر پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ کہ تمام آئینی حکومت خود اختیاری کی جماعتوں میں مثل مقامی جماعتوں۔ یونیورسٹیوں اور دیگر جماعتوں کے جو بذریعہ قانون بنائی جائیں۔ مسلمانوں کی نیابت کے مطالبہ کو پورا نہیں کیا گیا۔ اور نہ ان کی تعلیم۔ تمدن۔ زبان۔ قانون شریعت اور اوقاف کے تحفظ کی تجاویز کو کمیشن نے پورا کیا۔ ہمیں کمیشن کی اس ناکامی پر بے حد مایوسی ہوئی ہے۔ کہ اس نے ان تحفظات پر عمل درآمد کرانے کے لئے موثر اور مکمل اطمینان بہم نہیں پہنچایا۔ ہماری پرزور رائے ہے۔ کہ یہ تحفظات دستور اساسی کا بنیادی حصہ ہونے چاہئیں۔

فوجی سفارشات کی مخالفت

(۱۱) فوج کے متعلق کمیشن نے جو تجاویز کی ہیں۔ ہم ان سے اتفاق نہیں کر سکتے۔ ہمیں سخت مایوسی ہوئی ہے۔ کہ کمیشن نے فوج کو فورًا ہندوستانی بنانے۔ اور ہندوستانی سٹینڈرڈ قائم کرنے کے متعلق مکمل اور موثر انتظام نہیں کیا۔ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ کمیشن نے اس معاملہ میں تمام جماعتوں کے ہندوستانیوں کی جائز اور واجب خواہشات اور جذبات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ لیکن ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ فوج کو ہندوستانی بنانے کی کسی سکیم میں جو کوئی جماعت تجویز کرے۔ مسلمانوں کو فوجی ملازمت اور دوسری جنگی افواج مثل بحری اور ہوائی کے تمام درجوں میں کافی اور موثر نیابت دی جائے۔ بذریعہ قانون اس کا اطمینان دے دیا جائے۔

متفرق مطالبات

ہماری زبردست رائے ہے۔ کہ مرکزی حکومت میں تجارت۔ ریلوے۔ تار و ڈاک کے محکمے ہندوستانی وزراء کے ہاتھوں میں ہوں۔ جو فیڈرل اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوں۔ ہم کمیشن کی ان تجاویز سے اتفاق نہیں کرتے۔ جن سے گورنر جنرل کو اور زیادہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ پارلیمنٹری طریق حکومت کے منافی ہے۔ ہماری پختہ رائے ہے۔ کہ وقت آگیا ہے۔ جب مشترکہ مقاصد کے تمام امور مرکزی مجلس قانون ساز کو منتقل کر دیئے جائیں۔ اور درمیانی عرصہ کے لئے فوج۔ معاملات۔ خارجہ۔ اور ہندوستانی ریاستوں کے امور مناسب تحفظات کے ماتحت ہوں۔

گول میز کانفرنس میں نیابت

مجلس منتظمہ نے یہ بھی قرار دیا ہے۔ کہ جن مسلمانوں کو گول میز کانفرنس میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے۔ ان کی تعداد بھی تمام ہندوستانی وفد کی تعداد کے ⅓ سے کم نہ ہو۔

شملہ۔ ۶ رجولائی۔ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کی مجلس منتظمہ کا اجلاس آج بخیر انجام پذیر ہو گیا۔ یو۔پی مسلم کانفرنس نے مجلس منتظمہ کو ماہ اگست کے وسط میں مولانا محمد علی کی صدارت میں بمقام لکھنؤ جلسہ کرنے کی دعوت دی۔ جو منظور کی گئی۔

ہندوستان کی خبریں

——— یوتمل۔ ۷ رجولائی۔ قوانین جنگلات کی خلاف ورزی کرنے والوں کا پہلا جتھا جس میں آٹھ ہزار رضاکار شریک تھے۔ مسٹر اینے سابق رکن کونسل کی قیادت میں پوسادکو روانہ ہوگیا۔ جہاں سے ۸ میل کے فاصلہ پر ۱۰ رجولائی کو ستیہ گرہ شروع کیا جائیگا۔ رضاکاروں کو شاندار الوداع کہی گئی۔ کلہاڑیاں اور بیماروں کی گاڑیاں۔ ڈولیاں اور پٹیاں وغیرہ ان کے ساتھ تھیں۔ اور سند یافتہ ڈاکٹر بھی ساتھ تھے ؛

——— مولوی سید شاہ محمد فاخر عرف رشید میاں (الہ آبادی) تحریک خلافت کے زمانہ کے رہنما کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا؛

——— لاہور۔ ۵ رجولائی۔ جدید آرڈی نینس کی خلاف ورزی میں آج پنجاب ستیہ گرہ کمیٹی نے ایک بلیٹن شایع کرکے شہر میں ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا۔ اور عام گذر گاہوں پر بھی چسپاں کر دیا۔ اس بلیٹن میں دیہات اور قصبات میں کانگریسی پروپیگنڈے کی تفصیل تھی ؛

——— الہ آباد۔ یکم جولائی۔ ایک قیدی نے کل رات ڈسٹرکٹ جیل میں افیون کھاکر خودکشی کرلی۔ اسے سزائے موت کا حکم ہوا تھا۔ اور آج صبح ساڑھے پانچ بجے اسے پھانسی ملنے والی تھی ؛

——— الہ آباد۔ ۵ رجولائی۔ تحصیل ہنڈیا کے دو مختار سیاسی رہنماؤں کی گرفتاریوں کے خلاف بطور احتجاج مستعفی ہوگئے تھے۔ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے جواب طلب کرنے پر انہوں نے کہا۔ کہ ہم سے جبراً استعفے دلائے گئے تھے ہم سول نافرمانی کی تحریک سے بیزار ہیں۔ ایک مختار نے کہا۔ کہ مجھے اس قدر تکلیف دی گئی تھی۔ کہ حجام اور دھوبی کو بھی میرے نزدیک آنے نہیں دیتے تھے۔ مجسٹریٹ نے انہیں اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت دیدی ؛

——— پشاور۔ ۴ رجولائی۔ تیراہ کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے۔ کہ پشاور پر حملہ کرنے کی غرض سے آفریدی ابھی تک "باغ" میں بیٹھے ہیں۔ اور قبائل کے جرگے منعقد کررہے ہیں۔ لیکن ابھی تک متحد نہیں ہوئے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مزید کسی حملے کا احتمال نہیں ؛

——— لاہور۔ ۶ رجولائی۔ کل لاہور میونسپل کمیٹی کی جنرل میٹنگ میں لوکل آپشن ایکٹ پر مباحثہ ہوگا۔ ٹاؤن ہال کے سامنے شراب کے خلاف ایک عظیم الشان مظاہرہ کیا جائیگا۔ اور مختلف وارڈوں کی طرف سے میونسپل کمشنروں کو ایکٹ پر اپنی ووٹ راستے دینے کے لئے زور دیا جائیگا

——— دہلی۔ ۶ رجولائی۔ پولیس نے کانگریس کمیٹی کے دفتر پر چھاپہ مارا۔ اور سائیکلوسٹائل مشین پر جس پر کانگریس بلیٹن شایع ہوتے تھے۔ قبضہ کرلیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بلیٹنوں کا شایع کیا جانا بند نہیں ہوگا۔

——— جوابی تعاونی پارٹی کے فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر مونجے صدر ہندو مہاسبھا بھی اسمبلی کی ممبری سے مستعفی ہوگئے ہیں ؛

——— ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات بمبئی نے ایک اعلان شایع کیا ہے۔ کہ شولاپور شہر میں ایڈیشنل پولیس بٹھادی جائے گی۔ جس کے خرچ کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ لگایا گیا ہے۔ اس خرچ کے لئے شہر کے لوگ ذمہ وار ہونگے۔ فسادات کے دوران میں خلاف قانون مجموں نے جو نقصان کیا۔ اس کا اندازہ ۵ ۵ لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے ؛

——— بمبئی۔ ۶ رجولائی۔ پولیس کمشنر نے مسٹر ولبھ بھائی پٹیل سے ملاقات کی۔ اور کافی دیر تک بات چیت ہوتی رہی

——— لدھیانہ۔ ۵ رجولائی۔ آج شام کے سات بجے مفتی محمد نعیم نائب صدر ضلع کانگریس کمیٹی زیر دفعہ ۸۰ اضابطہ فوجداری گرفتار کرلئے گئے ؛

——— شولاپور۔ ۶ رجولائی۔ شولاپور میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی ہے۔ جس کی رُو سے دو ماہ کے لئے جلسے منعقد کرنا لاٹھیاں اٹھانا۔ پانچ سے زاید اشخاص کا جمع ہونا ممنوع قرار دیا گیا ہے ؛

——— پٹنہ۔ ۵ رجولائی۔ بابو راجندر پرشاد ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی کو آج پکٹنگ آرڈی نینس کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے ؛

——— دہلی۔ ۷ رجولائی۔ گورنمنٹ نے (۱) پریزیڈنٹ پٹیل کی اپیل سرکاری ملازموں کو (۲) ملک کی آواز اور (۳) مہاتما گاندھی کا حکم وغیرہ پمفلٹ اور ایک پوسٹر جس میں لکھا تھا۔ کہ غیر ملکی گورنمنٹ کو مالیہ زمین دینا گناہ ہے "بحق ملک معظم ضبط کرلئے ہیں ؛

——— امرتسر۔ ۷ رجولائی۔ غازی عبدالرحمٰن ڈکٹیٹر پنجاب وار کونسل کو ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے ؛

——— امرتسر۔ ۷ رجولائی۔ پرسوں رات کٹڑہ اہلوالیہ میں ایک سنسان مکان میں بم پھٹ گیا جس کی وجہ سے بہت سنسنی پھیل گئی۔ پولیس نے ایک نوجوان کو حراست میں لے لیا ہے۔

——— دہلی۔ ۷ رجولائی۔ سیٹھ لکھشمی نرائن گوڈاڈیہ میونسپل کمشنر اور ایک سرکردہ شہری کے سٹور پر گذشتہ رات کو اکہتر پانچ حملہ آور جن میں سے دو بنگالی اور ایک سکھ معلوم ہوتا تھا۔ پستولوں سے مسلح سٹور میں داخل ہوئے۔ اور پستول دکھا کر خزانچی سے سیف کی چابیاں لے لیں۔ اور ۱۶۰۰ روپیہ لے کر چمپت ہوگئے۔ کئی ہزار روپے کے جواہرات۔ زیور وغیرہ سیف میں موجود تھے۔ لیکن انہیں ہاتھ تک نہیں لگایا۔ حملہ آور ایک گلی تک بھی پہونچنے نہ پائے تھے۔ کہ ملازموں نے شور مچایا۔ لوگ جمع ہوگئے۔ انقلاب پسندوں نے کئی گولیاں چلائیں۔ جس سے ان کے لئے راستہ صاف ہوگیا۔ اس کے بعد وہ ایک موٹر کار میں جو کہ کیننگ گارڈن میں ان کا انتظار کررہی تھی۔ سوار ہو کر بھاگ گئے۔ سیٹھ کو دو خطوط موصول ہوئے تھے۔ کہ ہندوستان کی خدمت کے لئے دو ہزار روپیہ دو۔ ایک میں خالصہ ہوٹل اور دوسرے میں پارلیمنٹ سٹریٹ نئی دہلی کے مندر میں اپنا پتہ دیا تھا۔ ان خطوط پر "انقلاب زندہ باد" کے دستخط تھے اور لکھا تھا۔ کہ اگر ہم کامیاب ہوگئے۔ تو ہم آپ کا روپیہ بمعہ سود ادا کردینگے۔ وگرنہ بٹے کھاتے میں ڈال دینا۔ سیٹھ لکھشمی نرائن ایک سرکردہ کانگرس ورکر ہے۔ وہ مسٹر گاندھی کا میزبان بھی بنا تھا؛

——— سکندر آباد۔ ۷ رجولائی۔ حضور نظام حیدر آباد نے ہندوستانی سیوا دل کی تمام شاخوں کو خلاف قانون قرار دیا ہے ؛

——— لاہور۔ ۷ رجولائی۔ میونسپلٹی کے اجلاس میں پنڈت موتی لال نہرو۔ سید محمود اور لالہ دُنی چند کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کے طور پر اجلاس ایک روز کے لئے ملتوی کرنے کی قرار داد پیش ہوکر ۱۷ آرا کی موافقت اور ۳ کی مخالفت سے پاس ہوگئی ؛

——— الہ آباد۔ ۶ رجولائی۔ ماہوار رسالہ "چاند" سے پریس آرڈی نینس کے ماتحت چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے

——— شملہ۔ ۷ رجولائی۔ لیڈی اروِن اس مہینہ کے خاتمہ پر انگلستان جارہے ہیں۔ اور اکتوبر کے آغاز میں واپس آئینگے۔

——— شملہ۔ ۷ رجولائی۔ پشاور کے فسادات کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور اس کے بارے میں گورنمنٹ ہند کا ریزولیوشن شایع ہوگیا ہے۔ رپورٹ میں دونوں موقعوں پر فسادات کو دبانے اور گولی چلانے کے لئے سول اور ملٹری کی کارروائی کو بالکل حق بجانب قرار دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے کمیٹی کی تحقیقات کو تسلیم کیا ہے۔ اور اس خراج تحسین کی جو کمیٹی نے مختلف افسروں کو ادا کیا ہے۔ تائید کی ہے ؛

——— کلکتہ۔ ۷ رجولائی۔ آج بنگال کے طلباء نے پکٹنگ شروع کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وکالت کا ابتدائی امتحان ملتوی کردیا گیا۔ بڑی مشکل سے ۱۰ میں سے ۹ طلبا اندر داخل ہوسکے ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)